بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۲ | ۲۹ ماہ اخاء ۱۳۲۳ھش | ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ | ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۵۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گزشتہ شب حرارت اور بے خوابی رہی۔ چوٹ کے مقام پر ابھی درد اور ورم ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ باوجود ناسازیٔ طبع حضور نے خطبہ جمعہ خود ارشاد فرمایا جس میں تبلیغ کی نئی سکیم کے متعلق اخراجات کے اندازے بیان کئے۔ اور جماعت کو مزید مالی قربانیاں کرنے اور دین کے لئے جائداد اور آمدنی وقف کرنے کی تحریک کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار اور سر درد کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کیجائے۔

جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔ اے بی ٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے ہیں اور انہوں نے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ اپریل ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

دینی احکام پر عمل کرنا آسان نہیں

دیکھو جتنے احکام خدا تعالےٰ کی طرف سے ہمیں ملے ہیں۔ اتنے عیسائیوں کو نہیں ملے۔ عیسائیوں کو یہ کہا گیا تھا۔ کہ وہ ہفتہ میں صرف ایک دن اللہ تعالےٰ کی عبادت کریں۔ اور مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ دن میں پانچ مرتبہ عبادت کرنے کے لئے مسجد میں آئیں۔ مگر عیسائی ہفتہ میں ایک دن بھی خدا تعالےٰ کی عبادت صحیح رنگ میں نہیں کرتے۔ اور مسلمان دن میں پانچ مرتبہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ یہی حال روزوں کا ہے۔ عیسائیوں کو سال بھر میں پانچ چھ روزے رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ مگر وہ اس کی بھی برداشت نہ کر سکے اور باقی احکام تو بہت ہی کم اور معمولی ہیں مگر ان چھوٹے چھوٹے حکموں کے باوجود عیسائیوں نے تنگ آ کر کہہ دیا کہ شریعت لعنت ہے۔ گویا وہ چیز جو ان کی ہدایت کے لئے آئی تھی۔ وہ چیز جو ان میں نور پیدا کرنے کے لئے آئی تھی۔ وہ چیز جو انہیں خدا تعالےٰ کا مقرب بنانے کے لئے آئی تھی۔ اپنی کمزوری اور ضعف کی وجہ سے

انہوں نے اس نعمت کو عذاب اور اس رحمت کو لعنت قرار دے دیا۔ اس کے مقابلہ میں اسلام جو تعلیم لایا۔ وہ اپنے اندر بہت بڑا بوجھ رکھتی تھی۔ اور زمانہ کے حالات یا باقی قوموں کے حالات کو دیکھ کر اس بوجھ کو اٹھانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ دن میں پانچ وقت نمازوں کا پڑھنا گرمی کے موسم میں سخت گرمی کی برداشت کرنا سردی کے موسم میں سخت سردی کی پروا نہ کرنا۔ پانچ وقت مسجدوں میں آنا۔ امام کا انتظار کرنا۔ کیونکہ اسلام صرف نماز کا حکم نہیں دیتا۔ بلکہ نماز باجماعت کا حکم دیتا ہے۔ اور ہدایت کرتا ہے۔ کہ جب تک امام نہ آئے۔ تم اس کا انتظار کرو۔ اور مسجد میں بیٹھو۔ ان امور پر عمل کوئی معمولی بات نہیں۔ پھر چار رکعت نماز تو فرض ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ساتھ سنتیں بھی لگا دیں۔ اور پھر نوافل پڑھنے کی بھی تاکید فرما دی۔ اسی طرح یہ بھی ہدایت کی۔ کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کے قرب میں بڑھنا چاہتے ہیں۔ وہ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھا کریں۔ پھر وہاں تو صرف چند روزوں کا حکم تھا۔ مگر یہاں رمضان کا سارا مہینہ روزے رکھنے کی تاکید ہے۔ وہاں صدقہ و خیرات

کا معمولی حکم ہے۔ اور اسلام یہ کہتا ہے کہ علاوہ صدقہ و خیرات کے تم زکوٰۃ بھی دو۔ پھر وہاں تو یہ تھا۔ کہ جس شخص کے دل میں شوق پیدا ہو۔ وہ بیت المقدس جا کر دیکھ لے۔ مگر یہاں یہ حکم دیا گیا۔ کہ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا (آل عمران ع ۱۰) جو شخص استطاعت رکھتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ بیت اللہ کا حج کرے۔ اور خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے اس فریضہ کو سر انجام دے پھر علاوہ ان عبادات کے بنی نوع انسان کے باہمی معاملات کے متعلق کئی پابندیاں اور شرطیں عائد کر دی گئیں۔ کہیں بیویوں کے حقوق بیان کئے گئے ہیں جو خاوندوں پر ہیں۔ کہیں خاوندوں کے وہ حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ جو بیویوں پر ہیں۔ کہیں استادوں کے وہ حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ جو شاگردوں پر ہیں۔ کہیں شاگردوں کے وہ حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ جو استادوں پر ہیں۔ کہیں حاکموں کے وہ حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ جو رعایا پر ہیں۔ اور کہیں رعایا کے وہ حقوق بیان کئے گئے ہیں جو حاکموں پر ہیں۔ اسی طرح لین دین کے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں۔ تاجروں کے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں۔ خریداروں کے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں۔ بچوں کے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں۔ ماں باپ کے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں۔ غرض انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں۔ جس کے متعلق اسلام میں ہدایات موجود نہ ہوں۔ جب بھی انسان اپنی عملی زندگی میں کوئی قدم اٹھاتا ہے۔ اسلام کی تعلیم اس کی راہ نمائی کے لئے موجود ہوتی ہے۔

اتنی قیود عائد کرنے والی اور اس قدر بنی نوع انسان کو پابند بنانے والی تعلیم کا لوگوں میں پھیلنا کیا کوئی معمولی بات ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ بغیر الٰہی تائید کے یہ کام ہو ہی نہیں سکتا۔ بلکہ اس کام کا ہزارواں حصہ بھی انسانی طاقت سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ کی طاقت اور اس کی قدرت ہی تھی۔ جس کی وجہ سے اسلام پھیلا ورنہ اس سے کئی حصے چھوٹی اور معمولی تعلیمیں حضرت موسےٰ اور عیسےٰ لائے۔ لیکن لوگ ان پر عمل نہ کر سکے۔ اور انہیں یہی کہنا پڑا۔ کہ شریعت نعوذ باللہ لعنت ہے۔ یہاں تک کہ موسوی شریعت کے جو دس احکام ہیں عیسائی لوگ ان کی پابندی بھی نہیں کر سکے انیس سو سال تک وہ برابر یہ کہتے چلے آئے۔ کہ یہ دس احکام ضروری ہیں۔ لیکن آج یورپ میں یہ آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ یہ دس احکام بھی ضروری نہیں۔ ان کو چھوڑا جا سکتا ہے۔ گویا عیسائی دس احکام بھی برداشت نہیں کر سکے لیکن مسلمانوں نے خدا کے فضل سے دس ہزار احکام پر بھی عمل کر کے دکھا دیا۔ یہ خدائی معجزہ ہے جو ظاہر ہوا۔ لیکن خدائی معجزوں کے ظہور کے لئے بعض دفعہ انسان ہی ہتھیار بنا کرتے ہیں۔ چنانچہ صحابہؓ نے اللہ تعالےٰ کا ہتھیار بن کر دکھا دیا۔ یہ صحابہؓ کی قربانی ہی تھی۔ کہ انہوں نے دین کی باتیں سیکھیں اور پھر ان کو لوگوں میں پھیلانے کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ یورپ میں باوجود بہت بڑے تمول اور حکومت کے دین کی باتوں سے سخت بے رغبتی پائی جاتی ہے

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

کوئی اچھا لیکچرار ہو تو وہ اُس کا لیکچر سن لیتے ہیں یا اچھی کتب ہوں تو ان کو پڑھ لیتے ہیں۔ یورپ خصوصاً انگلستان میں لوگوں کو کتابوں کا بڑا شوق ہے۔ اور ہر مالدار شخص کو اپنے پاس کتابوں کی ایک لائبریری رکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ مگر دین کی باتوں سے ان کو کوئی دلچسپی نہیں ہوتی لیکن صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ وہ دن رات دین پھیلانے کی کوشش کرتے رہے۔ انہوں نے دین کو صرف خود ہی نہیں سیکھا بلکہ اُسے لوگوں میں زیادہ سے زیادہ پھیلایا اور اگر کسی شخص کو دین کی صرف ایک بات ہی پہنچی تو وہ بھی اُس نے اپنے تک ہی محدود نہیں رکھی بلکہ دوسرے کو اُس نے وہ بات ضرور پہنچا دی۔

دین کی باتیں سن کر آگے پھیلاؤ

یہیں مسجد میں جو دوست آتے ہیں اگر وہ باتیں سن کر چلے جائیں۔ تو اس سے جماعت کو کوئی زیادہ فائدہ نہیں ہوسکتا۔ زیادہ سے زیادہ چند لوگوں کے دلوں میں دین کی اہمیت اور نیکی میں ترقی کرنے کا احساس پیدا ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر وہ اُن لوگوں کو بھی یہ باتیں سنائیں جو اس مسجد میں نہیں آتے اور پھر ان تمام باتوں کو یاد رکھنے اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کریں تو جماعت کی روحانی ترقی میں معتد بہ اضافہ ہوسکتا ہے۔ صحابہؓ کو ہم دیکھتے ہیں۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باتیں یاد رکھنے کی بڑی کوشش کی۔ یہانتک کہ بعض صحابہؓ کی روائتیں اگر جمع کی جائیں تو وہ ایک اچھی خاصی کتاب بن سکتی ہے۔ پھر یہی نہیں کہ انہوں نے ان باتوں کو اپنے طور پر یاد رکھا ہو۔ بلکہ وہ ہمیشہ دوسروں کو وہ باتیں سناتے اور ان کا شغل ہی یہی تھا۔ کہ مجلس میں بیٹھے ہیں اور ایک دوسرے کو سنا رہے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ سنا۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ سنا۔ یہ چیز ہے۔ جو قوم کو مضبوط بناتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں جو لوگ یہاں باتیں سننے آتے ہیں اگر اُن میں سے نصف حصہ کے دل میں بھی یہ رغبت پیدا ہو جائے کہ ہم نے یہ باتیں دوسروں تک پہنچانی ہیں تو چونکہ دین کی باتوں میں اللہ تعالےٰ نے ایک جذب رکھا ہوا ہے۔ اس لئے جو لوگ اُن سے باتیں سنیں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کو توفیق عطا فرمائے گا۔ کہ وہ آگے اور لوگوں تک اُن باتوں کو پہنچائیں۔ صحابہؓ نے اس طریق سے سو فیصدی فائدہ اٹھایا تھا۔ اگر ہم پچاس فیصدی بھی فائدہ اٹھالیں تو اس پندرہ سال کے عرصہ میں ہی جماعت میں ایسی بیداری پیدا ہو جائے کہ اُن کے لئے دنیا فتح کرنا بالکل آسان ہو جائے کیونکہ افراد میں تقویٰ وطہارت کا پیدا ہو جانا ساری مشکلات کو مٹا دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ تو ایک مومن کی مخلصانہ جدوجہد میں بھی برکت رکھ دیتا ہے۔ اگر ساری جماعت میں یہ بات پیدا ہو جائے کہ جو لوگ دین کی باتیں سنیں وہ انہیں آگے پھیلائیں اور اگلے لوگ اور لوگوں تک اُن کو پہنچائیں تو یہ اللہ تعالےٰ کی سنت کے خلاف ہے کہ وہ ان کو کامیابی عطا نہ کرے۔ اور اُن کی کوششوں میں برکت نہ ڈالے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رویا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ایک دفعہ رویا میں دیکھا کہ ایک زمین جو افتادہ پڑی تھی۔ وہاں ایک کوٹھا ہے۔ اُس کوٹھے نے دعا کی اور جس کوٹھے میں آپ رہتے تھے اُس کوٹھے نے آمین کہی۔ دعا برکات وغیرہ کے لئے تھی۔ (تذکرہ صفحہ ۴۶۹)

اس رویاء میں درحقیقت اِس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جب ایک طرف سے جدوجہد کا آغاز ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ دوسری طرف بھی برکت کے آثار پیدا کر دیتا ہے۔

مسجد مبارک کی توسیع

چنانچہ دیکھ لو مسجد مبارک میں جب لوگوں نے میری تحریک پر کثرت کے ساتھ آنا شروع کیا۔ اور نمازیوں کے لئے گنجائش نہ رہی تو میں نے لوگوں سے کہا کہ اب ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کی توسیع کے سامان پیدا فرما دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وہ دعا سنی اور جماعت کے دوستوں کے دلوں میں خواہش پیدا فرما دی کہ وہ اس کے لئے چندہ دیں دوسری طرف وہ شخص جس کے پاس زمین تھی اللہ تعالیٰ نے اُس کے دل میں بھی نیکی پیدا کر دی اور اُس نے وہ زمین مسجد کی توسیع کے لئے دے دی۔ گویا ایک طرف لوگوں کے دلوں میں رغبت پیدا ہوئی کہ وہ روپیہ دیں اور دوسری طرف مالک زمین کے دل میں رغبت پیدا ہوئی کہ وہ مسجد کی خاطر اپنی زمین دے دے۔

دوسروں کو دین کی باتیں سنانے کی خواہش

اسی طرح اگر سو دو سو ہزار دو ہزار ایسے لوگ پیدا ہو جائیں جن کے دلوں میں دوسروں کو دین کی باتیں سنانے کی خواہش ہو تو خدا تعالےٰ کے قانون کے ماتحت فرشتے یہ دعا کرنی شروع کر دینگے کہ الٰہی استاد تو پیدا ہو گئے۔ اب تو ان کو شاگرد بھی عطا فرما جو اِن سے دین کی باتیں سنیں اور انہیں اَور لوگوں تک پہنچائیں۔ چنانچہ اگر دو ہزار استاد پیدا ہو جائیں اور ہر شخص یہ نیت اور ارادہ کر لے کہ میں نے پچاس لوگوں تک اِن باتوں کو ضرور پہنچانا ہے۔ تو اُن دو ہزار استادوں کی وجہ سے ایک لاکھ شاگرد پیدا ہو جائیں گے پھر وہ ایک لاکھ جب استاد بنیں گے تو پچاس لاکھ شاگرد پیدا ہو جائیں گے اور جب پچاس لاکھ استاد بنیں گے تو پچیس کروڑ شاگرد پیدا ہو جائیں گے۔ یہ کتنا عظیم الشان نتیجہ ہے جو معمولی جدوجہد سے نکل سکتا ہے حالانکہ پچاس تو کیا ایک ایک آدمی دو دو سو آدمیوں کو بڑی آسانی سے دین کی باتیں سنا سکتا ہے۔

مومنوں کی ایک خاص دعا

اگر ہماری جماعت میں ایسے استاد پیدا ہو جائیں تو اللہ تعالےٰ کے فرشتے ان کی تائید کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔ اور جماعت کی ترقی کی رفتار پہلے سے بہت زیادہ تیز ہو جائیگی اسی لئے قرآن کریم میں مومنوں کو یہ دعا سکھائی گئی ہے۔ جو میں قریباً روزانہ نماز میں پڑھتا ہوں کہ واجعلنا للمتقین اماما خدایا تو ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ یہ دعا اللہ تعالےٰ نے ہر مومن کو سکھائی ہے۔ اور بتایا ہے کہ ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ تب مرے جب متقیوں کا امام بن جائے یعنی ایسے لوگ اپنے پیچھے چھوڑ جائے جو اُسکی بتلائی ہوئی باتوں پر عمل کرکے دین کی تقویت کا موجب بنتے رہیں۔ پس ہر شخص کے دل میں یہ خواہش ہونی چاہئے کہ وہ دین کی جو باتیں یہاں سے سنے انہیں دوسروں تک پہنچا دے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ تم دین کی جو بات سنو اسے دوسروں تک پہنچا دو۔ کیونکہ کئی ایسے لوگ جن کو باتیں پہنچائی جاتی ہیں سننے والوں سے بھی بہتر ہوتے ہیں اور وہ زیادہ مضبوطی سے ان پر عمل کرنے اور دوسروں سے عمل کرانے کی نیت سے کھڑے ہو جاتے ہیں پس جو لوگ اس مجلس میں آتے ہیں۔ اُن کے دلوں میں یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہم دین کی باتیں دوسروں کو پہنچائیں گے۔ اگر کسی اور جگہ وہ نہیں جا سکتے تو اپنے محلوں کی مسجدوں میں ہی بیٹھ جائیں اور لوگوں کو سنانا شروع کر دیں اِس میں کوئی شرم کی بات نہیں بلکہ فخر کی بات ہے۔ کہ ہم خدا اور اس کے رسول کی باتیں دوسروں تک پہنچا رہے ہوں۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ کوئی ایسا شخص ہی یہ باتیں سنائے جو زیادہ پڑھا لکھا ہو۔ میرے نزدیک اگر ایک سکول کا طالب علم بھی دوسروں کو یہ باتیں پہنچاتا ہے۔ تو وہ یقیناً دوسروں کا استاد ہے۔ پس یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ ہم زیادہ پڑھے لکھے نہیں۔ صحابہؓ تم سے بہت زیادہ ان پڑھ تھے۔ لیکن انہوں نے دین کی باتیں ہم تک پہنچا دیں پھر یہ بھی تو سوچو کہ دین کی باتوں سے بڑھ کر اور کس چیز کا نام علم ہے۔ حقیقی علم تو یہی ہے کہ دین کی باتیں انسان کو آتی ہوں اور وہ انہیں دوسروں تک پہنچانا جانتا ہو میں نے دیکھا ہے۔ وہ لوگ جنہیں دینی باتوں کا علم نہیں ہوتا وہ بعض دفعہ ہماری مجلس میں آتے ہیں تو بڑے ہی متاثر ہو کر جاتے ہیں۔ حالانکہ جو باتیں اُن کے سامنے کی جاتی ہیں وہ ہمارے علم کے لحاظ سے بعض دفعہ معمولی ہوتی ہیں۔ لیکن وہ ان باتوں سے بعید متاثر ہوتے ہیں۔ حالانکہ جہاں تک دنیوی علوم کا تعلق ہے وہ ہماری جماعت کے افراد کو سالوں تک پڑھا سکتے ہیں لیکن چونکہ دین اور روحانیت کی باتیں ان کو معلوم نہیں ہوتیں اسلئے وہ دینی امور میں ہمارے شاگرد ہوتے ہیں۔

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خان مدت سے بیمار ہے۔ اور اب کچھ عرصہ سے سرگنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے جہاں کرنیل بھروچہ نے اس کا ران کے جوڑ کے پاس دوبارہ اپریشن کیا ہے۔ چونکہ بیماری خطرناک سمجھی گئی ہے اور بہت لمبی ہو گئی ہے۔ اس لئے بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز حمید اللہ خان کی صحت کیلئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

بیگم چودھری سر محمد ظفر اللہ خان ماڈل ٹاؤن لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح خواہ کوئی شخص لکھا پڑھا نہیں اگر وہ مسجد میں بیٹھ کر لوگوں کو وہ باتیں سنانی شروع کر دیتا ہے۔ جو اس نے ہم سے سنی ہوں۔ تو یہ لازمی بات ہے کہ لوگ اس سے متاثر ہوں گے۔ اور وہ ممنون ہونگے۔ کہ ہمیں فلاں شخص ایسے قیمتی معلومات مہیا کر رہا ہے۔ اگر بڑی مجلس ہو۔ تو یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی اس طرف بیٹھ جائے۔ اور کوئی اُس طرف بیٹھ جائے۔ کوئی ایک کونہ میں بیٹھ جائے۔ کوئی دوسرے کونہ میں بیٹھ جائے۔ اور اس طرح پر ہر ایک کے ارد گرد لوگ اکٹھے ہو کر باتیں سننا شروع کر دیں۔ یہ چیز ہے۔ جس سے لوگوں کے دلوں میں دین کی باتیں سننے کی اہمیت پیدا ہو سکتی ہے۔ اور انہیں اس بات کا احساس ہو سکتا ہے۔ کہ یہ بڑا اہم معاملہ ہے قادیان کی احمدی آبادی اس وقت بارہ ہزار کے قریب ہے۔ اتنی بڑی آبادی سے میرے نزدیک تین چار ہزار معلّم بڑی آسانی سے مہیا ہو سکتے ہیں اگر قادیان میں چار ہزار معلّم بن جائیں تو بچوں کی زندگی آپ ہی آپ سنور جائے گی۔ اور عورتوں کی اصلاح بھی خود بخود ہو جائیگی۔

اپنی مسجدوں کو مدرسوں میں تبدیل کردو

اپنے بچوں کو مدرسوں میں پڑھا پڑھا کر ہم دین نہیں پھیلا سکتے۔ دین اسی طرح پھیل سکتا ہے۔ کہ لوگ مسجدوں میں آئیں دین کی باتیں سنیں۔ اور پھر انہیں لوگوں میں پھیلائیں۔ درحقیقت مسجدیں ہی ہمارا مدرسہ ہیں۔ جب تک ہم اپنی مسجدوں کو مدرسہ نہیں بنا دیتے۔ اس وقت تک مدرسہ احمدیہ یا ہائی سکول یا دینیات کالج سے دین نہیں پھیل سکتا۔ یہ بالکل چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں۔ اور ان پر دین کی اشاعت کا انحصار رکھنا نادانی ہے۔ ہمیں اپنی مسجدوں کو مدرسوں میں تبدیل کر دینا چاہیئے۔ پھر تم خود بخود دیکھ لوگے۔ کہ کس طرح سال دو سال میں ہی جماعت کی حالت بدل جاتی ہے۔ تم ہر شخص کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو جائے۔ اور تعلیم حاصل کرے۔ تم ہر شخص کو یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ ہائی سکول میں جائے۔ اور تعلیم حاصل کرے۔ تم ہر شخص کو یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ جامعہ احمدیہ میں جائے۔ اور تعلیم حاصل کرے۔ لیکن تم ہر شخص سے یہ کہہ سکتے ہو۔ کہ جاؤ اور مسجد میں نمازیں پڑھو۔ پس تم مسجدوں کو مدرسوں میں تبدیل کر دو۔ پھر دیکھو کس طرح آپ ہی آپ علم ایک دریا کی صورت میں بہتا اور شاخ در شاخ ہو کر لوگوں کو سیراب کرتا چلا جاتا ہے۔ جب قادیان میں لوگوں کی حالت میں تغیر پیدا ہو جائے گا۔ تو پھر باہر بھی لوگوں کے دلوں میں جوش پیدا ہو جائے گا۔ اور وہ بھی دوسروں کے لئے دین کے معلّم بن جائیں گے۔ پہلے اگر چار ہزار معلّم ہونگے تو پھر آٹھ ہزار معلّم بن جائیں گے۔ اور اسی طرح ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ ہماری جماعت کا ہر شخص آسمان دین کا ایک ستارہ بن جائے گا۔ جو لوگوں کے لئے ہدایت اور راہنمائی کا موجب ہو گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ستاروں کی مانند ہیں۔ تم ان میں سے جس کے پیچھے بھی چلوگے ہدایت حاصل کر لوگے۔ اس کا مطلب درحقیقت یہی تھا۔ کہ ستارہ سورج سے روشنی حاصل کرتا۔ اور پھر اس روشنی کو دوسروں تک پہنچا دیتا ہے۔

پس آپ نے اصحابی کالنجوم فرما کر یہ بتا دیا۔ کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم معلّم بن گئے ہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ دین کی روشنی یہ اپنی ذات تک محدود رکھیں۔ انہوں نے مجھ سے روشنی لی ہے۔ اور اب یہ اس ارادہ سے کھڑے ہو چکے ہیں۔ کہ اس روشنی کو دوسروں تک پہنچا دیں۔ پس اصحابی کالنجوم کہہ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بتا دیا کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم معلّم ہیں۔ ان کے دلوں میں ہی دین کی باتیں نہیں رہتیں۔ بلکہ فوراً ان کے ذریعہ دوسروں تک پہونچ جاتی ہیں۔ اس طرح خدا کا نور ان کے چہرہ پر برسنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ ستاروں کی طرح دوسروں کی راہنمائی کا باعث بن جاتے ہیں۔ یہی وہ قربانی تھی۔ جس نے ان کو اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں محبوب بنا دیا۔ اور ایک قربانی نے ان میں دوسری قربانیوں کا جذبہ پیدا کر دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم جہاد میں جو اپنی جانیں قربان کرتے تھے۔ اس کی وجہ بھی درحقیقت یہی تھی۔ کہ وہ روزانہ مدینہ میں اپنی جان اللہ تعالےٰ کے راستہ میں قربان کرتے رہتے تھے اس قربانی کے تسلسل نے ان کے اندر ایسا مادہ پیدا کر دیا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے دین کے لئے بڑی سے بڑی تکلیف کی بھی وہ کوئی پروا نہیں کرتے تھے۔

غزوہ ذات الرقاع

ایک صحابی کہتے ہیں ہم ایک جنگ میں گئے۔ اس وقت ہمارے پاس سواریاں اتنی کم تھیں۔ کہ بعض دفعہ چھ چھ اور بعض دفعہ دس دس آدمیوں کے پاس صرف ایک اونٹ ہوتا۔ اسی پر ان کا اسباب ہوتا۔ اور اسی پر انہوں نے باری باری سوار ہونا ہوتا۔ وہ کہتے ہیں میں جس گروہ میں تھا۔ اس میں چھ آدمی تھے اور ہمارے پاس اونٹ صرف ایک تھا۔ اور جس سفر پر ہم نے جانا تھا۔ وہ بہت لمبا تھا۔ فرض کرو۔ وہ جگہ مدینہ سے تین سو میل کے فاصلہ پر تھی۔ تو اس کے معنی یہ بنتے ہیں کہ ہر شخص اڑھائی سو میل پیدل چلتا۔ اور صرف پچاس میل اونٹ پر سواری کرتا۔ پھر وہ کہتے ہیں رستہ بھی معمولی نہ تھا۔ بلکہ ایسا خراب اور تکلیف دہ تھا۔ کہ ہمارے پیر زخمی ہو گئے۔ بلکہ بعض کے ناخن تک اتر گئے۔ اور خون بہنے لگ گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ دیکھ کر اپنے کرتے اور پگڑیاں پھاڑیں اور اپنے پاؤں پر ان کرتوں اور پگڑیوں کو پھاڑ پھاڑ کر پٹیاں باندھ لیں۔ وہ کہتے ہیں جب ہم میدان جنگ میں پہنچے۔ تو سارے صحابہ ایسے تھے۔ جنہوں نے اپنے پیروں پر زخموں کی وجہ سے پٹیاں باندھی ہوئی تھیں۔ چنانچہ اس غزوہ کا نام ہی غزوۂ ذات الرقاع یا پٹیوں والا غزوہ پڑ گیا۔ مگر یہ چیز یونہی پیدا نہیں ہو گئی۔ بلکہ ان قربانیوں کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ جو وہ روزانہ مدینہ میں کرتے تھے۔ اور پھر اس شوق میں وہ اس قدر بڑھ گئے۔ کہ دین کے مقابلہ میں انہیں اپنی قربانیاں بالکل ہیچ معلوم ہوتی تھیں۔ اگر ایسی ہی بیداری ہماری جماعت میں پیدا ہو جائے۔ تو پھر مبلغوں کا کوئی سوال ہی نہیں رہتا۔ ہم میں سے ہر شخص کے دل میں ہمت ہوگی کہ وہ دین کی باتیں سنکر دوسروں تک پہنچائے۔ صرف اپنی ذات تک ہی ان کو محدود نہیں رکھے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی مجالس اور کتابیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں ہم بکثرت بیٹھا کرتے تھے۔ اس کے بعد جب ہم نے آپ کی کتابیں پڑھیں تو یوں معلوم ہوا۔ کہ یہ کتابیں پہلے سے پڑھی ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت تھی۔ کہ آپ اپنی مجالس میں انہی باتوں کا ذکر کرتے رہتے۔ جن کو آپ اپنی کتابوں میں درج فرمایا کرتے تھے۔ اور ہم چونکہ آپ کی باتیں ہمیشہ سنتے رہتے تھے۔ اس لئے جب ہم نے آپ کی کتابیں پڑھیں۔ تو یوں معلوم ہوا۔ کہ گویا یہ پہلے سے پڑھی ہوئی ہیں۔

اُوتو متشابہا کا مطلب

اسی کی طرف قرآن کریم نے نہایت لطیف پیرایہ میں یہ کہہ کر توجہ دلائی ہے کہ جنت میں جب مومنوں کو پھل دیئے جائیں گے۔ تو وہ کہیں گے ان پھلوں کا مزہ تو ہم پہلے چکھ چکے ہیں۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ قرآن اور عرفان کی باتیں چونکہ وہاں پھلوں کی صورت میں متمثل ہو جائیں گی۔ اس لئے جب مومن ان پھلوں کو کھائیں گے۔ تو انہیں یاد آ جائیگا۔ کہ وہ اس چاشنی سے پہلے بھی لطف اندوز ہو چکے ہیں مومن کو آخر دنیا کے کیلے اور آم اور انگور میں کیا لذت مل سکتی ہے۔ مومن کو تو قرآن کریم میں لذت ملتی ہے۔ پس آخرت میں جب عرفان ان کے سامنے مختلف پھلوں کی صورت میں پیش ہوگا۔ تو گو وہ نہایت اعلےٰ صورت میں ہوگا۔ مگر مومن کہیں گے۔ کہ یہ چیز ہماری کھائی ہوئی ہے۔ ان پھلوں کے ملنے پر ان کو کوئی اچنبھا نہیں ہوگا۔ جیسے اگر کسی ہندوستانی کو آم کھانے کے لئے دو تو اسے کوئی عجیب بات معلوم نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ آم ہمیشہ کھایا کرتا ہے۔ لیکن اگر کسی عرب یا ایرانی کو آم دیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو وہ سمجھے گا کہ یہ کوئی نئی چیز ہے بلکہ پہلے تو اُسے جھجکتے ہوئے بھی ڈرے گا کہ کہیں اس سے ہیضہ یا بدہضمی نہ ہو جائے۔ اسی طرح جنت کے لوگوں کو جب پھل ملیں گے۔ تو چونکہ وہ پہلے سے اُس مزہ سے آشنا ہونگے اور عرفان کی لذت سے آگاہ ہونگے اس لئے انہیں اُن پھلوں کے ملنے پر کوئی اچنبھا نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ کہیں گے کہ یہ مزہ تو ہم پہلے ہی چکھ چکے ہیں اس کے نتیجہ میں وہ نئے علوم جو اُس عالم میں دیئے جائیں گے ان کا سمجھنا اُن کے لئے آسان ہو جائے گا۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کسی کو حساب نہ آتا ہو۔ تو اگر اسے الجبرا پڑھانے لگیں تو اسے بہت مشکل پیش آتی ہے۔ لیکن اگر حساب آتا ہو تو الجبرا سیکھنا مشکل نہیں رہتا۔ یہی مطلب ہے۔ اس آیت کا کہ اُتوا بہ متشابھا بیشک جنت میں اُن کو جو چیز ملے گی وہ زیادہ اعلےٰ اور زیادہ نفیس ہو گی۔ مگر ہوگی متشابہ جیسے لنگڑا آم گو میٹھا زیادہ ہو مگر ہوتا دوسرے آموں کے مشابہ ہی ہے۔ اسی طرح وہاں کی ہر اگلی منزل پہلی منزل سے ملتی جلتی ہو گی۔ اور مومنوں کے لئے روحانی مقامات کا حصول سہل ہو جائے گا

اسی طرح انسان جب ہر وقت دین کی باتوں میں مشغول رہتا ہے۔ تو عرفان کا اگلا قدم اُٹھانا اُس کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آہستہ آہستہ وہ ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ دوسرا انسان جس منزل کو ہزار سال میں طے کرتا ہے۔ یہ اُسے چند مہینوں میں ہی طے کر لیتا ہے۔

نوافل گھر میں پڑھنے چاہئیں

عرض کیا گیا کہ نوافل کا گھر میں پڑھنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ یا مسجد میں پڑھنے سے زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صاف فرمایا ہے۔ کہ نوافل گھر میں پڑھنے چاہئیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی انسان باہر سے آئے اور اُس کا اپنا گھر کوئی نہ ہو۔ ایسی صورت میں اس کے لئے یہی بہتر ہے۔ کہ وہ مسجد میں پڑھ لے۔ حدیثوں میں یہی آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں گھر میں نوافل پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔

قرآن میں کفار کے اقوال

عرض کیا گیا کہ قرآن کریم میں کفار کے جو اقوال یا اعتراضات وغیرہ درج ہیں یہ آیا کفار کے ہی الفاظ ہیں یا اللہ تعالےٰ نے اُن اعتراضات کو اپنی زبان میں بیان کیا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ ان کے اقوال وغیرہ کو اپنی زبان میں بیان کرتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ کفار کے الفاظ نقل کر دیئے گئے ہوں۔ قرآن تو اپنی زبان کے متعلق تحدّی کرتا ہے کہ دنیا کا کوئی شخص اس جیسا فصیح و بلیغ اور معجزانہ کلام لانے پر قادر نہیں ہے۔ اگر کفار کے الفاظ ہی اس میں نقل ہوں۔ تو اس سے ثابت ہوگا۔ کہ کفار اُس جیسا کلام بہر حال تیار کر سکتے تھے۔ پس یہ صحیح نہیں کہ قرآن اُن کے الفاظ کو دہراتا ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ اپنی زبان میں ان کے مفہوم کو بیان کرتا ہے۔

عرض کیا گیا کہ حدیثوں میں آتا ہے ابوجہل نے جنگِ بدر کے موقع پر دعا کی تھی کہ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ اور یہی الفاظ قرآن کریم میں بھی آتے ہیں (الانفال ع ۴)

حضور نے فرمایا۔ حدیث میں ان الفاظ کے یہ معنے نہیں کہ ابوجہل نے واقعہ میں یہی لفظ کہے تھے بلکہ ہو سکتا ہے اور اغلب ہے کہ یہی ہوا ہے۔ کہ اس کے مفہوم کو جن الفاظ میں قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے راوی نے بھی انہی الفاظ میں ابوجہل کے مفہوم کو قرآن کریم کے تتبع میں بیان کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں قرآن کریم میں اُس کے کسی ایک فقرہ کے آجانے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ باقی سب جگہ کفار کے الفاظ ہی نقل کئے گئے ہیں۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ کے الفاظ بھی قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ وہ الفاظ تھے جو وحی لکھوانے سے پہلے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کاتب وحی کے مونہہ سے نکلے۔ اُس کو ٹھوکر ہی اسی طرح لگی کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسے اپنی وحی لکھوا رہے تھے کہ لکھتے لکھتے اُس کی زبان سے بے اختیار نکلا فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہاں یہی لکھو کیونکہ یہ بھی وحی کے الفاظ ہیں۔ اس پر اُسے شبہ پیدا ہو گیا کہ شاید ساری وحی اسی طرح ہوتی ہوگی۔ اور وہ مرتد ہو گیا اس نے سمجھا کہ میرا فقرہ انہیں پسند آگیا ہے۔ ورنہ وحی نہیں ہوئی حدیثوں میں آتا ہے کہ جنگ بدر سے پہلے جب ابھی کفار کا لشکر صف آراء نہیں ہوا تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ یہاں فلاں شخص مارا جائے گا۔ یہاں فلاں شخص مارا جائیگا۔ ایسی صورت میں اگر یہ الفاظ فی الواقعہ ابوجہل کے منہ سے نکلے تھے نہ کہ ان کا مفہوم تو ہم یہی کہیں گے کہ ابوجہل کے منہ سے یہ فقرہ تصرف الٰہی کے ماتحت نکلا یہ فقرہ تھا تو الہامی۔ مگر چونکہ اللہ تعالےٰ اُس پر اور اس کے ذریعہ دوسرے کفار پر اتمام حجت کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے تصرف الٰہی کے ماتحت اُس کے مونہہ سے وہی الفاظ نکل گئے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ تھا کہ وہ قرآنی وحی میں شامل کئے جائیں گے۔ گویا جس طرح فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ کے الفاظ الہامی تھے صرف کاتب وحی کے پاس بیٹھنے اور صحبت میں رہنے کی وجہ سے یہ الفاظ اُس کے دل پر نازل ہو گئے اسی طرح ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ جنگ بدر میں ابوجہل کی ہلاکت کے ذریعہ جو نشان دکھانا چاہتا تھا۔ اُس کو نمایاں کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ الہامی الفاظ اس فقرہ کی صورت میں اس کی زبان پر جاری کر دیئے جس صورت میں کہ وہ قرآن کریم میں نازل ہونے تھے

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور سحر

عرض کیا گیا کہ حدیث میں آتا ہے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک دفعہ سحر ہو گیا۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ حضور نے فرمایا۔ یہ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے۔ حدیث نہیں۔ حدیث تو وہ ہوتی ہے۔ جس میں یہ ذکر ہو۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یوں فرمایا! مَیں نے تو بخاری میں کوئی ایسی حدیث نہیں دیکھی جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہو کہ مجھ پر سحر ہو گیا تھا اصل بات یہ ہے کہ ایک دفعہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیمار ہوئے۔ بیمار آدمی بعض دفعہ بات بھول جاتا ہے۔ ایسی ہی کیفیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چند دن رہی وہی اور مشرک دشمنوں میں یہ دستور ہے۔ کہ ایسے موقع پر جب وہ سنتے ہیں کہ فلاں شخص ہمارے دشمنوں میں سے بیمار ہے تو وہ چاہتے ہیں کہ ہم کچھ جادو یا ٹونے وغیرہ کریں تاکہ وہ جلدی فوت ہو جائے اور اس سے ہمیں چھٹکارا حاصل ہو۔ یہودیوں نے جب سنا کہ آپ بیمار ہیں تو انہوں نے بھی ٹونے وغیرہ شروع کر دیئے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتا دیا کہ ان لوگوں نے ایسی ایسی حرکتیں کی ہیں۔ چنانچہ بعد میں جب وہ جگہ کھودی گئی تو وہاں سے جادو اور ٹونے وغیرہ کی چیزیں نکل آئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ غلطی ہے کہ انہوں نے اس بیماری کو جادو اور ٹونوں کا نتیجہ قرار دے دیا حالانکہ ٹونے نتیجہ تھے بیماری کا نہ کہ بیماری نتیجہ تھی ٹونوں کا۔ آج کل بھی جاہل لوگوں میں یہ دستور ہے کہ جب وہ سنتے ہیں کہ ان کا کوئی دشمن بیمار ہے۔ تو وہ ٹونے ٹوٹکے شروع کر دیتے ہیں تاکہ وہ جلدی مر جائے اسی طرح رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیماری کی وجہ سے یہودیوں نے ٹونے وغیرہ شروع کر دیئے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہود کی اس حرکت سے آگاہ فرما دیا۔ کہ انہوں نے ٹونے شروع کر دیئے ہیں۔ پس مَیں سمجھتا ہوں کہ ٹونے بیماری کا نتیجہ تھے نہ کہ بیماری ٹونوں کا نتیجہ تھی۔

مسمریزم اور سحر

عرض کیا گیا کہ کیا مسمریزم اور سحر ایک ہی چیز ہے فرمایا مسمریزم تو علم توجہ کا نام ہے۔ اور سحر ایک نوع ہے

البتہ جہلاء میں سحر کو توجہ کے قیام کا ایک ذریعہ بنا لیا گیا ہے۔ بعض لوگ یوں توجہ قائم نہیں رکھ سکتے۔ لیکن اگر تاگوں پر دم کر کے اُن کو کہا جائے کہ اس طرف دیکھتے رہو۔ تو ان کی توجہ قائم ہو جاتی ہے۔ پرانے زمانہ میں بعض لوگوں نے یہ دیکھ کر کہ ہمارے اندر اتنی دماغی طاقت نہیں۔ کہ ہم خود بخود توجہ قائم رکھ سکیں۔ ایسے کام سلسلہ لگا لئے تھے جو توجہ قائم کرنے میں ممد ہوتے تھے۔ اسی کا نام لوگوں نے سحر رکھ لیا۔

جنّات کی حقیقت

عرض کیا گیا کہ جنّات کی کیا حقیقت ہے؟

فرمایا:۔ جنوں سے اگر کوئی ایسی مخلوق مراد ہے۔ جو لوگوں کے سر چڑھ کر ان کو بیمار کر دیتی ہے۔ یا انار اور انگور وغیرہ لا کر لوگوں کو کھلاتی ہے۔ تو ایسے جنات کا میں قائل نہیں ہوں۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں عبدالجبار شاہ صاحب ایک دوست تھے۔ جو سوات کے بادشاہ بھی رہے ہیں۔ بعد میں لوگوں نے بغاوت کر کے اُن کو نکال دیا۔ اُن کا خیال تھا کہ اُن کی بہن کے پاس جن آتے ہیں اُن میں سے ایک کا نام وہ کیکاؤس بتاتے تھے۔ اور اُس کے بڑے بڑے قصّے سنایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اُن کی بہن پر جن ظاہر ہوا۔ اور اُس نے کہا کہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانتا ہوں۔ اس پر عبدالجبار شاہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خط لکھا کہ میری بہن کے پاس ایک جن آیا کرتا ہے۔ جس کا نام کیکاؤس ہے۔ بڑے بڑے جن اُس کے تابع ہیں۔ وہ آپ پر ایمان کا اظہار کرتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دن عصر کے بعد والدہ کے پاس تشریف لائے میں بھی وہیں بیٹھا تھا۔ کہ آپ نے مسکراتے ہوئے۔ جیسے ظرافتیہ رنگ ہوتا ہے۔ فرمایا مجھے آج ایسا خط آیا ہے۔ ہم نے پوچھا پھر آپ نے کیا جواب لکھا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے یہ جواب لکھا ہے کہ کیکاؤس کو ہماری طرف سے کہنا کہ ایک غریب عورت کے سر پر تم کیوں چڑھے ہوئے ہو۔ اگر تم میں طاقت ہے تو مولوی ثناء اللہ یا مولوی محمد حسین بٹالوی کے سر پر چڑھو۔ اور انہیں بیعت کے لئے ہمارے پاس لاؤ۔ یہ کیا کہ ایک کمزور عورت تم نے تلاش کر لی ہے۔ اور اس کے سر پر چڑھے رہتے ہو آپ کے اس جواب نے مجبور کو منکشف کر دیا کہ جنات کی کیا حقیقت ہے۔ قرآن کریم میں بھی آتا ہے کہ جن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے تھے۔ اب اگر جنوں سے وہی جن مراد ہیں۔ جو عرف عام میں سمجھے جاتے ہیں۔ تو کیا یہ عجیب بات نہیں کہ وہ اور لوگوں کو تو تماشہ کے طور پر کبھی انار لا کر دیتے ہیں۔ کبھی انگور لا کر دیتے ہیں۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک وقت کی روٹی بھی لا کر نہیں دیتے تھے۔ حالانکہ بعض دفعہ چھ چھ وقت کا آپ پر فاقہ ہو جاتا۔ ایسے بے ایمان جنوں کا قرآن شریف میں تعریف کے ساتھ کس طرح ذکر ہو سکتا تھا۔ اُن کے متعلق تو یہ کہنا چاہیئے تھا کہ وہ نہایت ہی لعنتی جن تھے کہ باوجود اس کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ ایمان لائے پھر بھی انہوں نے آپ کی کوئی مدد نہ کی۔ وہ اوروں کو تو انار۔ انگور اور کیلے اور آم کھلاتے رہے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے سوکھی روٹی بھی لا کر نہ دی اسی طرح مسلمانوں کی انہوں نے کوئی مدد نہ کی حالانکہ جنگ بدر کے موقع پر بعض ایسے بھی مسلمان تھے جن کے پاس تلواریں بھی نہ تھیں۔ ایسے موقع پر اگر وہ واقعہ میں مدد کر سکتے تھے تو اُن کا فرض تھا کہ مسلمانوں کی مدد کرتے یا کافروں کے سر چڑھ جاتے۔ اور ان کو مجبور کرتے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کریں۔ اگر ان جنوں کی وجہ سے ابو جہل دوڑا دوڑا آتا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لیتا۔ یا عتبہ اور شیبہ دوڑے دوڑے آتے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت میں شامل ہو جاتے تو ہم سمجھتے کہ واقعہ میں ایسے جنوں کا وجود ہے۔ مگر لڑائیاں ہوئیں اور انہوں نے کوئی حصہ نہ لیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیفیں پہنچیں۔ اور انہوں نے ان تکالیف کو دور کرنے میں کوئی حصہ نہ لیا۔ یہ باتیں بالصراحت اس امر کا ثبوت ہیں۔ کہ لوگ جس قسم کے جنّات کے قائل ہیں۔ اُن کا کوئی وجود نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جن ایک مخلوق ہے۔ اور وہ ویسی ہی مخلوق ہے۔ جیسے فرشتے ہیں۔ فرشتے نیکی کے محرک ہیں۔ اور شیاطین وغیرہ بدی کے محرک ہیں۔ اور کچھ ایسی ارواح ہیں جو نہ نیکی کی محرک ہیں۔ اور نہ بدی کی محرک ہیں۔ اگر کسی نیک سے اُن کا تعلق ہوتا ہے۔ تو وہ نیک ہو جاتی ہیں۔ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا جن مسلمان ہو گیا ہے اور اگر کسی بد سے اُن کا تعلق ہوتا ہے تو وہ بد ہو جاتی ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ کسی پر تصرف کر سکیں۔ صرف اتنا ہوتا ہے کہ جس قسم کا انسان ہو۔ اسی قسم کے کاموں میں وہ ارواح اس کی ممد اور معاون ہو جاتی ہیں بہرحال دوسروں پر تصرف کر لینے والے جنّات کا میں قائل نہیں ہوں۔ میں نے تو ایک دفعہ اعلان بھی کیا تھا۔ کہ اگر کسی شخص کو جنوں کا تجربہ ہو۔ تو وہ مجھے اُن کے وجود کا پتہ دے میں آدمی بھیج کر تحقیق کرنے کو تیار ہوں۔ مجھے بعض دفعہ لوگ لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں جن آنے شروع ہو گئے ہیں۔ اور وہ چارپائیاں وغیرہ اُلٹ جاتے ہیں۔ یا اسی قسم کی بعض اور حرکتیں کرتے ہیں۔ میرا خیال یہی ہوتا ہے کہ ہمسایہ وغیرہ جن سے بعض دفعہ دشمنی ہو جاتی ہے۔ اس قسم کے نقصانات پہنچانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ جن نہیں ہوتے چنانچہ جب بھی کسی کا خط آنے پر میں نے اپنا آدمی تحقیق کے لئے بھجوایا۔ ہمیشہ انہوں نے یہی کہا ہے کہ آپ کی طرف سے آدمی آنے پر وہ جن بھاگ گئے ہیں۔ سیالکوٹ کے ایک غیر احمدی ہیں۔ انہوں نے بھی مجھے ایک دفعہ لکھا کہ ہمارے ہاں جن آتے ہیں۔ آپ آئیں اور اُن کو دیکھ لیں۔ میں نے ان کو لکھا کہ ابھی میرے آنے کی ضرورت نہیں میں اپنا آدمی بھیج دیتا ہوں۔ چنانچہ میں نے چودھری غلام محمد صاحب پوہلہ والوں کو خط لکھا کہ وہاں جائیں۔ اور تحقیق کر کے میرے پاس رپورٹ کریں۔ وہ گئے تو کچھ بھی نہ ہوا۔

پس یا تو ہماری طاقت ایسی ہے۔ کہ جن ہمارے ڈر سے بھاگ جاتے ہیں۔ اور یا اُس قسم کے جنوں کا وجود ہی نہیں جس قسم کے جنوں کے عام لوگ قائل ہیں۔

شیخ عبدالخالق صاحب مہتہ کی واپسی کا انتظام

حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی کے صاحبزادے شیخ عبدالخالق صاحب جو اگست ۱۹۳۹ء میں پیٹرول انجینئرنگ کی تعلیم کے لئے گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے امریکہ بھیجے گئے تھے۔ اب اپنی تعلیم مکمل کر کے واپس آنے کو ہیں۔ وہ اس تعلیم کے تمام شعبوں کو کامیابی کے ساتھ ختم کر چکے ہیں اور اب آخری شعبہ میں کام کر رہے ہیں۔ تین سال علمی حصہ ختم کرنے میں لگے اور اس کے بعد وہ برابر عملی حصہ تعلیم مختلف کمپنیوں میں سر انجام دیتے رہے۔ جہاں سے اُن کو معقول معاوضہ بھی ملتا رہا۔ نہایت پاکیزہ اور نیک زندگی میں انہوں نے امریکہ میں یہ مدت گزاری۔ اور کوئی موقع تبلیغ کا ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ اور جب اُن کا وہاں کا قیام لمبا ہوا۔ تو انہی کو مناسب اور ضروری خیال کیا کہ واشنگٹن کے ایک بہت ممتاز خاندان میں شادی کر لیں۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۴۳ء میں یہ تقریب عمل میں آئی۔ اور اب جبکہ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے اُنہیں بلایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں فرزند (رشید) عطا فرمایا ہے جس کا نام انہوں نے عبدالرشید رکھا۔ ایک مقامی اخبار نے بچہ کی ولادت کا اس طرح اعلان کیا ہے:۔ "مسٹر اور مسز عبدالخالق مہتہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۴ء کو اپنے بیٹے عبدالرشید کی ولادت کا اعلان کرتے ہیں ـــــ مسز مہتہ جن کا پہلا نام مس ملڈرڈ سٹون تھا۔ واشنگٹن ڈی سی کے ایک معزز و ممتاز خاندان کی صاحبزادی ہیں......"

مسٹر عبدالخالق اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ اُن کی اہلیہ احمدی ہیں۔ اور اسلام کے احکام کی پابند ہیں۔ جناب بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی سب احباب جماعت سے اپنے صاحبزادہ عبدالخالق مہتہ اور اُن کی اہلیہ اور صاحبزادہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ وہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کے خادم اور فدائی بن کر زندگی بسر کریں۔

عبدالمغنی ناظر دعوت و تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو "بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج" قرار دیتے ہیں

غیر مبایعین نے عام مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکانے اور اپنی طرف مائل کرنے کے لئے جو طریق اختیار کر رکھے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ آئے دن یہ شور مچاتے رہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان کے احمدی "بانی سلسلہ احمدیہ کو نبی اور تمام غیر احمدیوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔" اور اخبار "پیغام صلح" کے ہر پرچہ میں یہ اعلان کرتے رہتے ہیں۔ کہ ہمارے نزدیک:۔ **"کوئی کلمہ گو کافر نہیں"** حالانکہ امر واقع یہ ہے۔ کہ یہ پیغامی اعلان ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور کے مشابہ ہے۔ کیونکہ حقیقۃً غیر مبائع بھی وہی کچھ مانتے اور کہتے ہیں۔ جو کہ جماعت احمدیہ قادیان مانتی اور کہتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان مداہنت سے کام لے کر اپنے عقیدہ کو چھپانے والی نہیں۔ برخلاف اس کے اہل پیغام گو اپنا عقیدہ چھپاتے ہیں۔ مگر پھر بھی گاہے بگاہے "گھٹھڑی اندر اور میں باہر" کی ضرب المثل کے مطابق ان کے اپنے ہی منہ سے یہ راز بھی فاش ہوتا ہی رہتا ہے۔

مثلاً کفر و اسلام کا ہی مسئلہ لے لیجئے۔ مولوی مرتضےٰ خاں صاحب جن کے مکتوب "پیغام صلح" میں خاص اہتمام سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ ان کے تیسرے مکتوب میں "پیغام صلح" نے مندرجہ ذیل الفاظ شائع کئے ہیں:۔

"نہ کوئی نیا نبی آ سکتا ہے نہ پرانا۔ اور جو لوگ نیا نبی تو نہیں مانتے۔ لیکن وہ کسی پرانے نبی کا آنا بعد از حضرت ختمی پناہ مانتے ہیں۔ وہ بھی ایسے ہی منکر ختم نبوت ہیں۔ جیسے کہ وہ جو آپ کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ غرض ختم نبوت دونوں طرح باطل ہوتی ہے۔ خواہ کوئی نیا نبی آنا مانے خواہ پرانا۔"

اور ساتھ یہ بھی وضاحت کر دی گئی ہے کہ:۔

"اس زمانہ میں سوائے ایک ہماری جماعت احمدیہ لاہور کے کوئی جماعت اسلامی ختم نبوت کی قائل نظر نہیں آتی۔" (پیغام صلح ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

ان الفاظ کا مطلب صاف ہے۔ کہ صرف اہل پیغام ہی ختم نبوت کے قائل ہیں۔ باقی تمام کے تمام کلمہ گو مسلمان "منکر ختم نبوت ہیں"۔ مگر دوسری طرف غیر مبایعین کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب ختم نبوت کے منکرین کے متعلق حال ہی میں اپنے رسالہ انگریزی میں یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ:۔

"The man who denies the finality of prophethood must be considered as having no faith in and outside the pale of Islam. (Islam and The present war. page 35.)

یعنی "جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو۔ ہم اسے بیدین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔"

مطلب یہ کہ پیغامی پارٹی کے لوگ اپنے سوا روئے زمین کے کل کلمہ گو مسلمانوں کو ختم نبوت کے منکر قرار دے کر "بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج" قرار دیتے ہیں۔

ان حالات میں غیر مبایعین کا "پیغام صلح" کے ہر پرچہ میں یہ لکھنا کہ "کوئی کلمہ گو کافر نہیں" صریح دھوکا دینا نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا غیر مبایعین کے امیر اور ان کے وزیر بتائیں گے۔ کہ اس صریح دھوکا اور فریب سے کام لینا ان کے لئے کیونکر جائز ہے؟ خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مبلغ

درخواست دعا

میری لڑکی امۃ الوکیل عمر اٹھارہ ماہ عرصہ چار ماہ سے سر میں پھوڑے نکلنے کی وجہ سے بیمار ہے کمزوری بہت بڑھ چکی ہے۔ اور ڈاکٹر تقریباً ناامیدی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اب صرف دعا ہی پر انحصار ہے۔ احباب نہایت دردِ دل سے صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا منیر احمد ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تراجم قرآن کریم" کے چندے کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا "تراجم قرآن کریم" کے متعلق خطبہ ۲۷؍اکتوبر ۱۹۴۴ء کے اخبار "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کے صفحہ ۶ پر خاکسار کا جو نوٹ شائع ہوا۔ وہ درست نہیں۔ احباب "تراجم قرآن کریم" کے چندے کے بارے میں حضور کے ارشاد ذیل پر عمل کریں۔ جو خطبہ میں موجود ہے:۔

(۱) جو فرد اکیلا ایک ترجمہ کی رقم اٹھانا چاہے۔ وہ اکیلا اٹھائے"۔ (۲) "جو چند دوستوں کے ساتھ مل کر یہ بوجھ اٹھانا چاہتا ہو۔ وہ ایسا کرے"۔ (۳) "جو جماعت مل کر ایک ترجمہ کی رقم (چھ ہزار روپیہ) دینا چاہے۔ وہ جماعت اس کا وعدہ کرے"۔ (۴) "جو صوبہ ایک ترجمہ کی رقم دینا چاہے۔ وہ صوبہ اس کا وعدہ کرے۔ میں اگر چاہتا۔ تو سہولت سے بعض جماعتوں کے نام لے سکتا تھا۔ میں نہیں چاہتا کہ جماعتوں کا یا افراد کا ثواب ضائع کروں"۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ "سوائے ان افراد یا جماعتوں کے جو وعدہ کریں کہ چھ ہزار روپیہ دیں گے اور کسی سے چندہ نہیں لیا جائے گا"۔

(۵) پس ایک فرد ایک ترجمہ کی رقم کا چھ ہزار روپیہ دے سکتا ہے۔ یا ایک فرد اپنے ساتھ چند دوستوں کو ملا کر ایک ترجمہ کی رقم کا وعدہ کر سکتا ہے۔ یا ایک جماعت اکیلی ایک ترجمہ کی رقم چھ ہزار کا وعدہ کر سکتی ہے۔ اگر کوئی جماعت اکیلی ایک ترجمہ کی رقم چھ ہزار نہ دے سکتی ہو۔ تو وہ اپنے ساتھ اپنے اردگرد کی جماعتوں کو ملا کر یا اپنے ضلع کی جماعتوں کو ملا کر یا اپنے صوبہ کی جماعتوں کو ملا کر ایک ترجمہ کی رقم کا وعدہ کر سکتی ہے۔

(۶) مرکز میں اس اکیلے فرد کا کھاتہ رکھا جائیگا۔ جس نے ایک ترجمہ کی رقم چھ ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ یا اس فرد کا کھاتہ کھولا جائے گا۔ جس نے اپنے ساتھ چند دوستوں کو ملا کر ایک ترجمہ کی رقم چھ ہزار کا وعدہ کیا۔ یا اس جماعت کا کھاتہ کھولا جائیگا۔ جس نے اپنے ساتھ چند جماعتوں یا ضلع کی جماعتوں یا صوبہ کی جماعتوں کو ملا کر ایک ترجمہ کی رقم چھ ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ وعدہ کرنے والے کی طرف سے جو رقم "تراجم قرآن کریم" کی مد میں آئے گی۔ وہ اس کے کھاتہ میں جمع کر دی جائیگی۔ ان کھاتوں کے سوا کوئی رقم اس مد میں قبول نہ کی جائیگی۔

(۷) جو دوست یا جماعتیں وعدہ کریں۔ انہیں "تراجم قرآن کریم" کی مد کا روپیہ ۳۱؍مارچ تک ادا کرنا ہوگا۔ کیونکہ یہ میعاد معین ہو چکی ہے۔

(۸) "تراجم قرآن کریم" کی مد کا روپیہ "فنانشل سکرٹری تحریک جدید"، یا "محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ"

قبر کے عذاب سے بچو!

سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ ومن لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ۔ یعنی جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت کئے بغیر مرا وہ یقیناً جہالت کی موت مرا۔ اور حضور نے امام زمان کی یہ نشانی بتلائی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا جائے گا۔ اور اسلامی صدی کے شروع میں ظاہر ہوگا۔ اور اصل اسلام دنیا میں آشکارا کرے گا۔ اس کے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مقرر فرمایا۔ جو لوگ ان کو صادق نہیں مانتے ان کو یہ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ ان کی نظر میں اگر کوئی اور صاحب اس منصب کے صادق مدعی ہیں۔ تو ان کو پبلک میں پیش کرو۔ اور ہم سے ۲۰۰۰۰

بیس ہزار روپیہ انعام

لو۔ ورنہ صحیح بخاری کی یہ حدیث خوب یاد رکھو۔ کہ مرتے ہی دو منکر نکیر نامی فرشتے آئینگے اور یہ سوال کریں گے۔ کہ تو نے اپنے زمانے کے امام کو مانا یا نہیں؟ ماننے والے کے لئے جنت ہے۔ اور نہ ماننے والے پر اس وقت عذاب شروع ہو جاتا ہے۔

انسان کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اس لئے فوراً اس زمانہ کے امام کے دعوے و تعلیم کے متعلق لٹریچر مفت منگوا کر اپنا اطمینان کر لو۔

خاکسار

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اشتہار زیر آرڈر 5 قاعدہ 20 ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودھری اعظم علی صاحب جج بہادر درجہ اول گجرات

نمبر مقدمہ ۱۵۸ بابت سال ۱۹۴۴ء

مسماۃ رابعہ بی بی دختر عبداللہ شاہ ذات سید سکنہ کیرانوالہ مٹواں تحصیل گجرات بمختاری حسین شاہ ولد محبوب شاہ سید سکنہ معین الدین پور تحصیل و ضلع گجرات بنام حسین شاہ وغیرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنام حسین شاہ ولد نامعلوم مگر فرضی متبنہ پسر فضل شاہ سکنہ چک ۳۶ ڈاکخانہ چک جھمرہ تحصیل و ضلع لائل پور۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں درخواست مدعیان و بیان حلفی و رپورٹ ہائے سمنات سے واضح ہوتا ہے۔ کہ مدعا علیہ محولہ بالا تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کر رہا ہے۔ لہذا اسکے خلاف اشتہار زیر آرڈر 5 قاعدہ 20 ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مندرجہ بالا مورخہ ۲۰؍۱۱؍۴۴ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ کی نہ کرے گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج مورخہ ۲؍۱۰؍۴۴ کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم مہر عدالت

تریاق کبیر

کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے ذرا سا لگا دیجئے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔

قیمت بڑی شیشی تین روپے۔ درمیانی شیشی ۱۲ چھوٹی شیشی ۱۱

ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈینیٹ سروس کمیشن لاہور

مکینیکل ورکشاپس مغلپورہ میں ٹمبر بیکرز کی اسامیوں کے لئے امیدواران کی طرف سے مجوزہ فارم پر (جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے سٹیشنوں سے ۱/- روپیہ میں مل سکتا ہے) ۲۸؍۱۱؍۴۴ تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ کل پانچ اسامیاں ہیں۔ جن میں تین مسلمانوں کے لئے ایک سکھوں پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے اور ایک اچھوت اقوام کیلئے مخصوص ہیں۔ علاوہ ازیں پانچ موزوں امیدواران کے نام (تین مسلمان اور دو غیر مخصوص) فہرست انتظاریہ پر رکھے جائیں گے۔

تنخواہ:۔ ۴۰/- روپیہ ماہوار (دوران جنگ کے لئے ۴۰-۲-۳۰ کے سکیل میں) علاوہ گرانی الاؤنس حسب قواعد اور نارتھ ویسٹرن ریلوے گرین شاپس سے رعایتی نرخوں پر اشیائے خوردنی خریدنے کی رعایت۔

تعلیمی قابلیت۔ کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا میٹریکولیشن کا امتحان۔ عمر اٹھارہ سال سے پچیس سال کے درمیان۔ اور اچھوت اقوام کی صورت میں ۲۸ سال تک۔ سابق فوجی اسامیوں کی صورت میں چالیس سال تک۔ مکمل تفصیلات کے لئے سکرٹری کو لفافہ ارسال کیجئے۔ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا پتہ درج ہو۔

سرخ پنسل کا نشان

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰؍نومبر ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے ان کی چٹوں پر سرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے۔ تا احباب فوراً بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال فرماویں۔ یا وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ جو نومبر کے پہلے ہفتہ میں ارسال ہوں گے۔ (مینجر)

کا علاوہ فرد یا جماعت کے وعدے کے مطابق اس قدر روپیہ ہے۔ اور دوسری تصریح یہ بھی کر دیں۔ کہ اس میں اتنی رقم مردوں کی ہے۔ اور اتنی مستورات کی طرف سے۔ کیونکہ مستورات کی طرف سے جو چندہ آئیگا۔ وہ لجنہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۷ اکتوبر۔ پریزیڈنٹ روز ویلٹ نے آج ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ فلپائن کے سمندر میں جاپان کے بحری بیڑے کو شکست دے دی گئی ہے۔ اور اسے تباہ کر دیا گیا ہے۔ جنرل میکارتھر نے ایک خاص اعلان میں کہا کہ جاپانی بحری بیڑہ کو انتہائی تباہ کن شکست دی جا چکی ہے۔

برلن ۲۷ اکتوبر۔ ایک جرمن اعلان مظہر ہے کہ اتحادی دستے جزیرہ بیولینڈ میں اتر گئے ہیں۔

صوفیہ ۲۷ اکتوبر۔ بلغاریہ کی سابق وزارتوں کے ۵۰ ممبروں۔ چار وزرائے اعظم اور پارلیمنٹ کے ۱۰۵ ممبروں کے خلاف عنقریب بعض مقدمات چلائے جائیں گے۔ ان پر یہ الزامات عائد کئے گئے ہیں کہ انہوں نے ایسی پالیسی اور پروگرام اختیار کیا جس کے باعث برطانیہ اور امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کیا گیا۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ ملکہ وکٹوریہ کی سب سے چھوٹی بیٹی شہزادی بیٹرائس جو ملک معظم کی پھوپھی تھیں فوت ہو گئیں۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ آرچ بشپ آف کنٹربری کا انتقال بعمر ۶۳ سال ہو گیا۔ آپ اپریل ۱۹۴۲ء میں آرچ بشپ مقرر ہوئے تھے۔

دہلی ۲۷ اکتوبر۔ حکومت مصر نے حکومت ہند سے چائے اور سوتی کپڑا ہندوستان سے برآمد کرنے کی اجازت مانگی ہے۔ حکومت نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔ چائے مصر میں بالکل نہیں پیدا ہوتی۔ وہاں چائے ۲۷ روپے پونڈ ملتی ہے۔ کپڑا وہاں مفقود ہو چکا ہے۔ کفن تک کے لئے نہیں ملتا۔

پشاور ۲۷ اکتوبر۔ اطلاع مظہر ہے کہ پشاور سی آئی ڈی کے دفتر میں کسی معاملہ کی تحقیقات کے دوران میں موٹر کے چند ٹائر اپنے قبضہ میں لا کر دفتر میں محفوظ رکھے ہوئے تھے۔ چور تالا توڑ کر ٹائروں کو اڑا لے گیا۔ اور جاتے ہوئے دروازے کو دوبارہ تالا لگا گیا۔

سری نگر ۲۷ اکتوبر۔ استری سبھا نے ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ عورتوں کو اسمبلی میں نمائندگی دی جائے۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ برطانیہ میں مقیم مصر کے ۵۵ سالہ سفیر نے ایک ۲۳ سالہ لڑکی سے شادی کی ہے۔ مصری سفیر کی دلہن نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ شادی کے موقعہ پر شاہ البانیہ اور اتحادی حکومتوں کے بہت سے سفیر موجود تھے۔

ملبورن ۲۷ اکتوبر۔ وزیر اعظم آسٹریلیا نے اعلان کیا ہے کہ فلپائن پر اتحادی حملہ کے وقت ۲۱ اکتوبر کو ایک ہوائی حملے میں آسٹریلیا کے جہاز "آسٹریلیا" کو نقصان پہنچا۔ اور آسٹریلین بیڑے کا کمانڈر زخمی ہو گیا۔

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ کمیٹی نے اس تجویز پر غور کیا کہ ہندو مسلمانوں کو علیحدہ علیحدہ پانی کی بہم رسانی بند کر دی جائے۔ بعض ٹکٹ گھروں کی بکنگ بند کر دی جائے۔ اور کچھ فالتو سٹیشن بند کر دیئے جائیں۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ کل رومانیہ ریڈیو سے ایک براڈکاسٹ میں اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ دو ماہ کی گھمسان کی جنگ کے بعد پہلے دور میں رومانوی سرزمین سے جرمنوں کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ ۵۲ ہزار جرمن انسر سپاہی۔ جن میں سے ۱۴ جرمن جرنیل بھی شامل ہیں گرفتار کر لئے گئے۔ رومانیہ کے ڈیڑھ ہزار افسر۔ ۱۴۰ معمولی افسر اور ۶۲ ہزار دیگر اشخاص ہلاک۔ مجروح یا گرفتار ہوئے۔ رومانوی فوجیں ۱۹۴۰ء کی سرحدوں پر پہنچ گئی ہیں۔

کراچی ۲۷ اکتوبر۔ دھان کی نئی فصل مارکیٹ میں آنا شروع ہو گئی ہے۔ جبکہ ۲۳ اکتوبر کو دھان ۸/- ۳ من بکا۔ جبکہ کنٹرول ریٹ ۸/- ۵ فی من ہے۔

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ کل لاہور ہائیکورٹ کے ڈویژن بینچ کے روبرو کالکا شاہ بیل موٹر کار شوٹنگ کیس میں ملزم عبد الرحیم کی اپیل کی مزید سماعت ہوئی۔ یہ کیس شاہ کالکا لائن پر چھ پولیسیوں کے قتل کے متعلق ہے۔ فاضل جج صاحبان نے کہا کہ چونکہ سماعت کے دوران میں اہم قانونی نکات پیدا ہو گئے ہیں اس لئے پانچ ججوں پر مشتمل فل بنچ اس کی سماعت کرے۔

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ کل لاہور ہائیکورٹ میں مسٹر جسٹس منیر نے لاہور کے ایک ٹھیکیدار مسٹر بی اے شیخ کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا جو جوں کے فیصلہ کے متعلق تھی۔ فاضل جج نے قرار دیا کہ مسٹر بی اے شیخ اور سردارنی پریم پرکاش کور کی شادی ہوئی۔ اور دونوں بچے مسٹر شیخ کے جائز بچے ہیں۔

ماسکو ۲۷ اکتوبر۔ مارشل سٹالین نے ایک اعلان جاری کیا ہے کہ سارے

ٹرانسلوینیا کو جرمنوں سے پاک کر دیا گیا ہے ایک اور اطلاع کے مطابق روسیوں نے ساتمار پر قبضہ کر لیا ہے۔ آزاد یوگوسلاف ریڈیو کے بیان کے مطابق مارشل ٹیٹو کی فوجیں کروشیا کے دارالحکومت زاگریب کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ اور شہر پر گولہ باری کی جا رہی ہے۔

نئی دہلی ۲۷ اکتوبر۔ مسٹر کے ایس گپتا ایم ایل اے (مرکزی) نے ایک تحریک التوا کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مطلب ہندوستانی ریلوں میں بھیڑ اور شہریوں کے لئے سفر کی مناسب آسانیاں مہیا کرنے میں حکومت کی ناکامی پر بحث کرنا ہے۔

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ ہندوستانی لڑکیوں کیلئے ۱۹۴۵ء میں منعقد ہونے والے مڈل سٹینڈرڈ امتحان کے داخلے کی درخواستیں منظور شدہ سکینڈری گرلز سکول کی ہیڈ مسٹرس یا منیجر کے دستخطوں سے ڈائرکٹر محکمہ تعلیم پنجاب لاہور کے دفتر میں براہ راست بھیجنی چاہئیں۔ داخلے کی درخواستیں ہر حیثیت سے مکمل ہو کر خزانے کے چالان کے ہمراہ ۳۱ اکتوبر تک ڈائرکٹر کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ جو درخواستیں یکم نومبر سے ۱۵ نومبر تک پہنچ سکتی ہوں۔ ان کے لئے فی امیدوار ۵ روپے لیٹ فیس بھی داخل خزانہ کرانی ہوگی۔ ۱۵ نومبر کے بعد کسی صورت میں کوئی درخواست منظور نہیں کی جائے گی۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ پہلی کینیڈین فوج نے شلیٹ کے تنگ دہانہ کے اوس برگ کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ کل ۱۳ ہزار امریکی ہوا بازوں نے ایک ہزار ہوائی جہازوں پر سوار ہو کر جرمنی میں کارخانوں کو نشانہ بنایا۔ اور تیسرے پہر انگریزی بم باروں نے فیکٹریوں پر حملے کئے۔ ان حملوں میں ۲۰ ہزار سے زیادہ آدمی کام کرتے رہے۔ ہمارے تمام جہاز بغیر کسی نقصان کے واپس آ گئے۔

ماسکو ۲۷ اکتوبر۔ چیکوسلواکیہ کے شہر مکاچیف کو آزاد کرا لیا گیا ہے۔ ناروے میں ہوائی میدانوں اور بہت سی بستیوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ ناروے کے بادشاہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ناروے کی آزادی کے لئے جنگ شروع ہو چکی ہے۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ کل وزیر ہند نے ہوس آف کامنز میں بیان دیا۔ کہ ۱۹۴۳ء سے لے کر اس وقت تک ۸ لاکھ ٹن غلہ ہندوستان روانہ کیا گیا ہے۔ اور ۳ لاکھ ٹن سال ختم ہونے سے پہلے پہنچانے کے لئے جہازوں کا انتظام کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر آج مسٹر چرچل وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ ہمارے اور روس کے تعلقات اس وقت اتنے گہرے۔ اتنے اچھے اور اتنے دوستانہ ہیں۔ کہ پہلے کبھی نہ تھے۔ اور جہاں اختلاف ہے۔ وہاں بھی ہم ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تمام اہم معاملات میں ہماری رائے ایک ہے۔ مسٹر چرچل نے یہ بھی اعلان کیا۔ کہ جرمنوں کو یہ امید چھوڑ دینی چاہیئے۔ کہ جرمنی پر بڑھنے والی فوجوں میں کمزوری یا پھوٹ پیدا ہو جائے گی۔

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ فرانسیسی اخباروں کا بیان ہے۔ کہ ہسپانیہ میں پھر بغاوت شروع ہو گئی ہے۔ ۲۰ ہزار مسلح کمیونسٹ فرانس سے پرینیز کو عبور کر چکے ہیں۔ اور بیریڈا کی پہاڑیوں میں ہسپانوی فوجوں سے لڑ رہے ہیں۔

مدراس ۲۷ اکتوبر۔ گورنمنٹ کی درخواست پر گورنمنٹ ہند نے پنجاب سے دس ہزار ٹن چاول صوبہ مدراس کو مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس سلسلے میں ریل گاڑیوں کے انتظامات

چہرہ کے داغوں۔ کیل۔ چھائیوں علاج
جھریوں کا مکمل اور درست

حسن نکھار

قیمت فی شیشی کلاں ۱؎
چھوٹی شیشی ۸؎
ڈسٹری بیوٹرز۔ افضل برادرز قادیان

اکسیر ملیریا

ملیریا کو دور کر کے بدن میں طاقت پیدا کرتی ہے
کھانے کے بعد دونوں وقت دودھ سے یا پانی سے
ایک گولی ہر وقت کھلائیں۔ جبکہ معدہ صاف اور
اور بخار اترا ہوا ہو۔ قیمت ۱؎ کی سولہ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah